Fikr-o-Nasar (Islamabad) 31:3 (1994)

روح الورده

(منظوم اردو ترجمہ قصیدہ بردہ شریف)

وسیم الحسن

الحمد لله منشئى الخلق من عدمٖ
ثم الصلوة على المختار فى القدمٖ
مولاى صل وسلم دائما ابدا
على حبيبك خير الخلق كلهم

حمد اس رب کی عدم کو جس نے بخشا ہے وجود
بعدہ بھیجوں میں سرکار دو عالم پر درود
اے خدا برسے ہمیشہ ابر رحمت بے شمار
اس حبیب پاک پر جس کا مکرم ہے وجود

امن تذكر جيران بذى سلم
مزجت دمعا جرى من مقلة بدمٖ
ام هبت الريح من تلقاء كاظمة
و اومض البرق فى الظلماء من اضم
فما لعينيك ان قلت اكففا همتا
وما لقلبك ان قلت استفق يهم
ايحسب الصب ان الحب منكتم
مابين منسجم منه ومضطرمٖ
لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل
ولا ارقت لذكر البان والعلم
فكيف تنكر صبا بعد ما شهدت
به عليك عدول الدمع والسقم

ذی سلم کے دوستوں کی یاد میں مرد عقیل
خون کے آنسو رواں کیوں مثل موج سلسبیل
کاظمہ سے لے کے آئی ہے صبا کوئی پیام
یا اندھیرے میں چمکتی ہے اضم پر اک شعیل
کیوں نہیں رکتی ہیں آنکھیں روکنے سے بار بار
کیا نہیں ہے ہوش میں آنے کی اب دل کے سبیل
کیا سمجھتا ہے کہ راز عشق چھپ جائے ترا
چشم نم اور قلب مضطر کو نہیں صبر جمیل
سوز الفت گر نہیں روتا ہے ویرانوں پہ کیوں
بھر گئی بان وعلم کے ذکر سے آنکھوں کی جھیل
عشق سے انکار ناممکن کہ ہیں تیرے گواہ
چشم پرنم زردی رخ اور بیماری طویل

واثبت الوجد خطی عبرة وضنیً
مثل البهار علی خدیک والعنم
نعم سری طیف من اهوی فأرقنی
والحب یعترض اللذات بالالم
یا لائمی فی الهوی العذری معذرة
منی الیک ولو انصفت لم تلم
عدتک حالی لاسری بمستتر
عنی الوشاة ولادائی بمنحسم
محضتنی النصح لکن لست اسمعه
ان المحب عن العذال فی صمم
انی اتهمت نصیح الشیب فی عذلی
والشیب ابعد فی نصح عن التهم
فان امارتی بالسوء ما اتعظت
من جهلها بنذیر الشیب والهرم
ولا اعدت من الفعل الجمیل قری
ضیف الم براسی غیر محتشم
لو کنت اعلم انی ما اوقره
کتمت سرا بدالی منه بالکتم
من لی برد جماح من غوایتها
کما یرد جماح الخیل باللجم
فلا ترم بالمعاصی کسر شهوتها
ان الطعام یقوی شهوة النهم
والنفس کالطفل ان تهمله شب علی
حب الرضاع وان تفطمه ینفطم

زرد رخساروں پہ اشک و لاغری کی دو لکیر
جیسے مرجھائی ہوئی شاخوں پہ گل مثل ذویل (۱)
ہاں خیالوں میں رہی شب بھر مرے تصویر یار
درمیاں لذت و غم ہے محبت اک فصیل
عشق میں معذور ہوں مجھ کو ملامت اب نہ کر
معذرت میری قوی ہے گر ہو انصاف قلیل
ہو چکی اغیار پر حالت مری ناصح عیاں
چھوڑ دے للہ ناصح ہے یہ بیماری وصیل (۲)
میں سنوں تیری نصیحت ہے یہ ناممکن فضول
گوش عاشق کیلئے ناصح نصیحت ہے ثقیل
عشق میں مشفق بڑھاپے کی نہ مانی میں نے بات
گرچہ تھی اسکی نصیحت دور از مکر و دغیل (۳)
تھی بڑھاپے کی نصیحت لائق صد احترام
ترک عصیاں پر نہ مائل ہو سکا نفس حیل
سر پہ بھی آثار پیری ہو گئے ظاہر مگر
نفس نے عصیاں سے بچنے کی نہ کی کوئی سبیل
ہے گراں مہماں کی خاطر سمجھ لیتا اگر
میں بڑھاپے کی سفیدی پر چڑھاتا رنگ نیل
کون ہے جو نفس امارہ کو پہنائے لگام
باز آئے سرکشی سے اور ہو جائے ذلیل (۴)
خواہشات نفس کو عصیاں سے مت بیگانہ کر
ہوتی ہے بسیار خوری سے کہیں شہوت ضئیل (۵)
گر نہ روکو گے تو چھوڑے گا نہ ہرگز خواہشات
نفس ہے عادات میں طفل رضاعی کے مثیل

(۱) خشک گھاس (۲) ہمیشہ رہنے والی (۳) تہمت اور فریب (۴) روندا ہوا (۵) کمزور

فاصرف هواها وحاذر ان تولیه
ان الهوی ماتولی یصم او یصم
وراعها وهی فی الاعمال سائمة
وان هی استحلت المرعی فلا تسم
کم حسنت لذة للمرء قاتلة
من حیث لم یدر ان السم فی الدسم
واخش الدسائس من جوع ومن شبع
فرب مخمصة شر من التخم
واستغفر الدمع من عین قد امتلات
من المحارم والزم حمیة الندم
وخالف النفس والشیطان واعصهما
وان هما محضاک النصح فاتهم
ولا تطع منهما خصما ولا حکما
فانت تعرف کید الخصم و الحکم
استغفر الله من قول بلا عمل
لقد نسبت به نسلاً لذی عقم
امرتک الخیر لکن مائتمرت به
وما استقمت فما قولی لک استقم
ولا تزودت قبل الموت نافلة
ولم اصل سوی فرض ولم اصم
ظلمت سنة من احیی الظلام الی
ان اشتکت قدماه الضر من ورم
وشد من سغب احشاءه وطوی
تحت الحجارة کشحا مترف الادم

روک لو لذات کو حاوی نہ ہو نفس لئیم
تا نہ پہونچائے تمہیں زک آپ ہو جائے ذلیل
کر حفاظت نفس کی اعمال اگر صالح کرے
باز رکھ اس کو اگر لذت اٹھائے یہ رذیل
بارہا اس نے کھلائی زہر آلودہ غذا
لذت قاتل کو اس نے کر دکھایا ہے نزیل (۱)
آفتوں سے بھوک اور سیری کی ڈرنا چاہئے
سیر شکمی سے زیادہ بھوک ہوتی ہے مزیل (۲)
آنسوؤں سے یہ گنہ آلودہ آنکھیں پاک کر
شرم وغیرت اور ندامت کی رہے آنکھوں میں سیل
کر ہمیشہ نفس اور شیطان کی خواہش کے خلاف
یہ اگر نیکی کو فرمائیں سمجھ ان کو خصیل (۳)
ہوں وہ حاکم یا عدو ہرگز نہ مانو ان کی بات
جانتے ہو مکر ان کا ہو نہیں سکتے ثمیل (۴)
توبہ کرتا ہوں میں قول بے عمل سے بار بار
بانجھ عورت کی طرف بچے کی نسبت مستحیل (۵)
دوسروں کو کی نصیحت خود مگر بچتے رہے
کیا اثر ہو اس نصیحت کا فقط ہے قال و قیل
آخرت کا توشہ ازقسم نفل کچھ بھی نہیں
فرض روزے اور نمازیں ہیں بمقدار قلیل
سنتیں اس ذات اقدس کی سدا چھوڑے رہا
ہوتے تھے راتوں عبادت میں قدم جس کے عمیل (۶)
بھوک اور فاقے کی شدت کے سبب جس ذات نے
پتھروں سے بھر لیا جوف شکم مثل اخیل (۷)

(۱) بابرکت کھانا (۲) بیقرار کرنیوالی (۳) ہارا ہوا جواری (۴) خالص دوست (۵) بیہودہ بکواس (۶) ورم آئے ہوئے (موٹے) (۷) ملائم غذا

وراودته الجبال الشم من ذهب
عن نفسه فاراها ايماشمم
واكدت زهده فيها ضرورته
ان الضرورة لا تعدو على العصم
وكيف تدعو الى الدنيا ضرورة من
لولاه لم تخرج الدنيا من العدم
محمد سيد الكونين و الثقلين
والفريقين من عرب و من عجم
نبينا الآمر الناهي فلا احد
ابر في قول لامنه ولا نعم
هو الحبيب الذى ترجى شفاعته
لكل هول من الاهوال مقتحم
دعا الى الله فالمستمسكون به
مستمسكون بحبل غير منفصم
فاق النبيين في خلق و في خلق
ولم يدانوه في علم ولا كرم
وكلهم من رسول الله ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الديم
و واقفون لديه عند حدهم
من نقطة العلم او من شكلة الحكم
فهو الذى تم معناه و صورته
ثم اصطفاه حبيبا بارى النسم
منزه عن شريك في محاسنه
فجوهر الحسن فيه غير منقسم

دولت و ثروت نے اپنی سمت جب مائل کیا
عظمت کردار نے مانا فقط برگ نخیل
ہر ضرورت زہد و تقوی کو بڑھاتی ہی رہی
کوہ عصمت کیلئے کیا چیز تھے خواہش کے بیل (۱)
کیسے دنیا کی ضرورت اس کو مائل کر سکے
اپنے ہونے کیلئے ہی جس کی دنیا ہے معیل (۲)
ہیں محمد سید کونین شاہ جن و انس
کیا عجم ہو کیا عرب کوئی نہیں ان کا عدیل (۳)
آمر و ناہی نہ تھا اپنے نبی جیسا کوئی
ایسا سچا ان سے پہلے اور نہ اب ان کا مثیل
وہ حبیب ایسے کہ ہے ان سے شفاعت کی امید
عالم وحشت میں اسی ذات عالی ہے وسیل (۴)
ایسے داعی جس نے ان کی دعوت حق کی قبول
اس نے گویا تھام لی ہاتھوں میں مستحکم جدیل (۵)
انبیاء میں سب سے برتر صورت و سیرت میں وہ
علم اور جود وکرم میں کون ہے ان کا عدیل
ہیں تمامی انبیاء طالب رسول اللہ سے
ایک چلو بحر رحمت سے یا چند قطروں کی سیل
انبیاء چاروں طرف اپنی حدوں میں ہیں کھڑے
ہوں نقاط الفاظ میں اعراب جیسے مستطیل
ہیں کمالات آپ کی ذات گرامی میں تمام
اس لئے رب نے بنایا اپنا محبوب و خلیل
پاک ہیں جملہ محاسن میں کسی شرکت سے آپ
جوہر حسن محمد ؐ میں نہیں کوئی عمیل (۶)

(۱) کدال پھاوڑے (۲) محتاج (۳) ہم مرتبہ (۴) وسیلہ (۵) رسی (۶) شریک

دع ما ادعته النصارى فى نبيهم
واحكم بماشئت مدحا فيه واحتكم
فانسب الى ذاته ماشئت من شرف
وانسب الى قدره ماشئت من عظم
فان فضل رسول الله ليس له
حد فيعرب عنه ناطق بفم
لو ناسبت قدره آياته عظما
احيى اسمه حين يدعى دارس الرمم
لم يمتحنا بما تعي العقول له
حرصا علينا فلم نرتب ولم نهم
اعيى الورى فهم معناه فليس يرى
للقرب والبعد فيه غير منفحم
كا لشمس تظهر للعينين من بعد
صغيرة وتكل الطرف من امم
وكيف يدرك فى الدنيا حقيقته
قوم نيام تسلوا عنه بالحلم
فمبلغ العلم فيه انه بشر
وانه خير خلق الله كلهم
وكل آى اتى الرسل الكرام بها
فانما اتصلت من نوره بهم
فانه شمس فضل هم كواكبها
يظهرن انوارها للناس فى الظلم
حتى اذا طلعت فى الكون عم هد
ها العلمين واحيت سائر الامم

جو نصاریٰ نے کہا اپنے نبی کو، اس کو چھوڑ
ماسوی اس بات کے میدان مدحت ہے کھیل (۱)
ذات اقدس کی طرف ہر شرف کو منسوب کر
قدر و عظمت کی وہاں نسبتیں ہوں گی قلیل
آپ کے تو فضل و عظمت کی کوئی حد ہی نہیں
بولنے والا بیاں کرتا رہے جتنا طویل
زندہ ہو جاتیں پرانی ہڈیاں بھی ذکر سے
قدر و عظمت شان احمد ؐ سے اگر ہوتی عدیل
آزمائش میں نہ ڈالا تا نہ عاجز عقل ہو
مہر و شفقت سے نہ پائی شک وحیرت نے سبیل
سر باطن کی حقیقت فہم سے بھی ماوری
باکمال ہر دور کے مانا کئے خود کو رجیل (۲)
دور سے چھوٹا سا لگتا ہے مگر ممکن نہیں
پاس آ جائے تو سورج سے نہ ہوں آنکھیں کلیل (۳)
خواب سے جس قوم نے پائی تسلی اور قرار
کیسے کر سکتی ہے ادراک حقیقت وہ قلیل (۴)
جملہ مخلوقات میں سب سے مکرم آپ ہیں
ہیں بشر اور اس سے آگے ختم ہے علم حصیل
معجزے سب انبیاء سے جس قدر ظاہر ہوئے
اتصال نور احمد ؐ ہی رہا سب میں زویل (۵)
فضل میں ہیں آپ سورج اور ستارے انبیاء
ظلمتوں میں چاند تارے جس سے دکھلائیں سبیل
جب سے دنیا میں ہوا سورج رسالت کا طلوع
پا گئیں اقوام عالم زندگانی کی سبیل

(۱) وسیع (۲) عاجز، پست قد (۳) تھکی ہوئی (۴) جماعت گروہ (۵) متحرک

اکرم بخلق نبی زانہ خلق
بالحسن مشتمل بالبشر متسم
كالزهر فی ترف والبدر فی شرف
والبحر فی كرم والدهر فی همم
كانه وهو فرد من جلالته
فی عسكر حين تلقاة وفی حشم
كانما اللولو المكنون فی صدف
من معدنی منطق منه و مبتسم
لا طيب يعدل تربا ضم اعظمه
طوبی لمنتشق منه و ملتثم
ابان مولده عن طيب عنصره
يا طيب مبتدا منه و مختتم
يوم تفرس فيه الفرس انهم
قد انذروا بحلول البوئس والنقم
وبات ايوان كسری وهو منصدع
كشمل اصحاب كسری غير ملتئم
والنار خامدة الانفاس من اسف
عليه والنهر ساهی العين من سدم
وساء ساوة ان غاضت بحيرتها
ورد واردها بالغيظ حين ظمی
كان بالنار ما بالماء من بلل
حزنا و بالماء ما بالنار من ضرم
والجن تهتف والانوار ساطعة
والحق يظهر من معنی و من كلم

حسن سیرت سے مزین کیسی اچھی شکل ہے
خندہ پیشانی سے ہے موصوف یہ حسن شکیل
تازگی میں غنچہ تر شرف میں ماہ تمام
ہیں سخاوت میں سمندر عزم ہمت میں اصیل
ہے جلالت شان احمد ؐ کی کہ تنہا ہوں مگر
ایسے لگتے ہیں کہ خدام و حشم کا ایک جیل (۱)
سیپ میں موتی ہیں گویا دہن میں دندان پاک
معدن نطق و تبسم میں ہیں پوشیدہ حصیل (۲)
کیا مبارک ہیں جو سونگھیں اور بوسہ دیں اسے
کون خوشبو ہے جو خاک قبر احمد ؐ کے سویل (۳)
آپ کے دور ولادت نے یہ ظاہر کر دیا
ہے مبارک ابتداء اور انتہا ہے بے عدیل (۴)
مل گئی جب اہل فارس کو ولادت کی خبر
رنج و غم اور خوف ودہشت سے ہوئے مثل زویل (۵)
قصر کسری شق ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
منتشر کسری کے ساتھی ہو گئے مثل نسیل (۶)
خوف سے آتشکدہ بھی آپ ٹھنڈا ہو گیا
نہر بھی چشموں کو بھولی ہو گئی جیسے قضیل (۷)
نہر ساوہ خشک تھی اور اہل ساوہ خشمگیں
آئے تھے پانی کی خواہش میں مگر لوٹے وہ غلیل (۸)
شدت حزن و تاسف نے کیا پانی کو خاک
ہو گئی رنج و الم سے آتش فارس بلیل (۹)
نور حق ظاہر ہوا جنات چلانے لگے
ہو گئے انوار سبحانی سے روشن سنگ و میل

---

(۱) گروہ (۲) گوہر خزانہ (۳) برابر (۴) بے نظیر (۵) سوکھی گھاس (۶) گرے ہوئے بال و پر (۷) خشک تنگ گھاٹی (۸) پیاسہ (۹) ٹھنڈی

عموا و صموا فاعلان البشائر لم
تسمع وبارقة الانذار لم تشم
من بعد ما اخبر الاقوام كاهنهم
بأن دينهم المعوج لم يقم
وبعد ما عاينوا فی الافق من شهب
منقضة وفق ما فی الارض من صنم
حتی غدا عن طريق الوحی منهزم
من الشياطين يقفوا اثر منهزم
كانهم هربا ابطال ابرهة
او عسكر بالحصی من راحيته رمی
نبذا به بعد تسبيح ببطنهما
نبذ المسبح من احشاء ملتقم
جاءت لدعوته الاشجار ساجدة
تمشی اليه علی ساق بلا قدم
كانما سطرت سطرا لما كتبت
فروعها من بديع الخط فی اللقم
مثل الغمامة انی سار سائرة
تقيه حر وطيس للهجير حمی
اقسمت بالقمر المنشق ان له
من قلبه نسبة مبرورة القسم
وما حوی الغار من خير و من كرم
وكل طرف من الكفار عنه عمی
فالصدق فی الغار و الصديق لم يرما
وهم يقولون ما بالغار من ارم

ہو گئے بہرے کہ اعلان بشارت سن سکیں
دب گیا رنج و الم میں خطرہ برق میل (۱)
ان کے کاہن دب چکے تھے ان کو یہ خبریں کہ اب
دین حق کے سامنے ادیان باطل ہیں ذلیل
دیکھتے تھے بت کدوں میں سرنگوں ہوتے صنم
آسماں سے ٹوٹتے تاروں کو بھی مثل شعیل (۲)
نور حق کے راستے سے بھاگ اٹھے شیطان سبھی
اک کے پیچھے ایک بھاگا جیسے ہو انبوہ دیل (۳)
بھاگنے میں ابرہہ کی فوج کے مانند تھے
یا وہ لشکر جو ہوا تھا سنگریزوں سے وکیل (۴)
کنکروں کو نام حق لے کر جو پھینکا آپ نے
جیسے اک مچھلی سمندر کی اگل ڈالے رسیل (۵)
آپ کی دعوت پر آ کر ہو گئے مسجود پیڑ
بے قدم دوڑے چلے آئے کہ ہوں سیل مسیل (۶)
لکھدی گویا مدحت شاہ امم اشجار نے
تھا عجب تحریر کی مانند اک خط طویل
ایسے آئے جیسے بادل چلتا تھا سایہ فگن
تانہ پہونچے دھوپ اور گرمی کی زحمت بھی قلیل
آپ کے قلب مبارک سے ہے وہ نسبت ضرور
چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی قسم یہ ہے دلیل
غار میں موجود تھے خیر و کرم دونوں مگر
ہو گئے اندھے کہ پا سکتے نہ تھے نور و خلیل
غار میں تھے صدق اور صدیق نکلے ہی نہ تھے
اور سمجھ بیٹھے وہ کافر یہ نہیں جائے مقیل (۷)

(۱) بجلی کی خوفناک چمک (۲) چنگاری (۳) گیدڑ (۴) روندا ہوا (۵) پیغمبر (۶) نشیب کی طرف بہتا ہوا پانی (۷) آرام کی جگہ

ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت على
خير البرية لم تنسج و لم تحم
وقاية الله اغنت عن مضاعفة
من الدروع و عن عال من الاطم
ما سامني الدهر ضيما واستجرت له
الا ونلت جوارا عنه لم يضم
ولا التمست غنى الدارين من يده
الا استلمت الندى من خير مستلم
لا تنكر الوحي من رؤياه ان له
قلبا اذا نامت العينان لم ينم
وذاك حين بلوغ من نبوته
فليس ينكر فيه حال محتلم
تبارك الله ما وحي بمكتسب
ولا نبي على غيب بمتهم
آياته الغر لا يخفى على احد
بدونها العدل بين الناس لم يقم
كم ابرات وصبا باللمس راحته
و اطلقت اربا من ربقة اللمم
و احيت السنة الشهباء دعوته
حتى حكت غرة في الاعصر الدهم
بعارض جاد او خلت البطاح بها
سيبا من اليم اوسيلا من العرم
دعني و وصفي آيات له ظهرت
ظهور نار القرى ليلا على علم

غار پر مکڑی کا جالا اور کبوتر کا قیام
کیسے ہوں خیر الامم اس میں یہ سمجھے مستحیل (۱)
تھی زرہ کی یا قلعہ کی کیا ضرورت آپ کو
خود محافظ ہو گیا تھا رب رحمان و جلیل
جب ستایا دہر نے ان سے طلب کر لی پناہ
مل گئی ان کی رفاقت چھٹ گئے اندوہ و غیل (۲)
دولت دارین مانگی مل گئی بے کیف و کم
بخشش و جود و عطا میں کون ہے ان کا مثیل
کرتے ہو انکار کیوں خواب محمد ہیں وحی
جاگتا تھا قلب گو سوتی تھیں چشمان کحیل (۳)
کامل و اکمل تھے اپنی ذات میں بعثت کے وقت
کیسے ہو انکار ان خوابوں کا جو دیکھے عقیل
کسب سے حاصل وحی ہو کیا یہ ممکن ہے کہیں
غیب کی باتوں میں کیسے متہم ہوگا رسیل
آپ کی روشن نشانی کس سے مخفی ہیں بتا
کیسے قائم ہو بغیر ان کے جہاں میں عدل وکیل (۴)
بارہا امراض گونا گوں نے پائی ہے شفا
چھو دیا گر دست رحمت نے شفا پائے علیل
خشک سالوں کی سفیدی ہو گئی سر سبز و شاد
آپ کی برکت سے قحط وغم ہوئے غرقاب نیل
ایسا برسا ابر رحمت جیسے طغیانی میں ہوں
بحر کی مانند جاری کوہساروں میں غویل (۵)
معجزے روشن میں ایسے مجھ کو کرنے دو بیاں
کوہ پر شب میں نمایاں جیسے دعوت کے فتیل (۶)

---

(۱) بے وقوف (۲) فکروغم (۳) سرمہ گیں (۴) انصاف وتوازن (۵) ندی نالے (۶) چراغ

فالدر یزداد حسنا وھو منتظم
ولیس ینقص قدرا غیر منتظم
فما تطاول آمال المدیح الی
مافیہ من کرم الاخلاق والشیم
آیات حق من الرحمن محدثۃ
قدیمۃ صفۃ الموصوف بالقدم
لم تقترن بزمان وحی تخبرنا
عن المعاد و عن عاد و عن ارم
دامت لدینا ففاقت کل معجزۃ
من النبیین اذجائت ولم تدم
محکمات فما تبقین عن شبہ
لذی شقاق ولا تبغین من حکم
ماحوربت قط الاعاد من حرب
اعدی الاعادی الیھا ملقی السلم
ردت بلاغتھا دعوی معارضھا
رد الغیور ید الجانی عن الحرم
لھا معان کموج البحر فی مدد
وفوق جوھرہ فی الحسن والقیم
فما . تعد ولا تحصی عجائبھا
ولا تسام علی الاکثار بالسام
قرت بھا عین قاریھا فقلت لہ
لقد ظفرت بحبل اللہ فاعتصم
ان تتلھا خیفۃ من حر نار لظی
اطفات حر لظی من وردھا الشبم

موتیوں کی قدر و قیمت میں کمی ہوتی نہیں
اک لڑی میں پروکے لیکن حسن ہوتا ہے کمیل (۱)
آپکے اخلاق و سیرت کو بیاں کیا کر سکے
فہم اور ادراک سے بھی جنکے عاجز ہو عقیل
گو کلام اللہ کی آیات حادث ہیں مگر
اصل اور معنا قدامت ہے علم بے دلیل
گو زمانے سے نہیں وابستہ دیتی ہیں خبر
آخرت کے ساتھ ہی عاد و ارم بھی محتویل (۲)
انبیاء کے معجزے وقتی مگر یہ جاوداں
اسلئے فائق ہے سب پر سب سے بڑھکر ہے نبیل (۳)
برتر لا شک و شبہ ہیں اس کی محکم آیتیں
حکم ہیں خود حاکم و منصف ہیں انکے ہی معیل (۴)
جو لڑا آیات قرآنی سے خود عاجز ہوا
ڈال لی اپنے گلے میں اس نے طاعت کی جدیل (۵)
ہر مخالف کو بلاغت ایسا دیتی ہے نکال
جیسے غیرت مند کے گھر سے نکل بھاگے رزیل
وسعت مفہوم ان کا بحر کی مانند وسیع
قدروقیمت میں وہ گوہر سے زیادہ ہیں اصیل (۶)
اسکے ہیں اوصاف بے حد اور عجائب بے شمار
جس قدر چاہو نکالو اس میں ہیں گوہر بتیل (۷)
اسکا پڑھنا نور ہے آنکھوں کا دل کا ہے سرور
جب کہا قاری کو پائی تو نے مستحکم جدیل
آتش دوزخ کے ڈر سے گر پڑھو قرآن پاک
ہو یقیناً نار دوزخ اس کی برکت سے بلیل

(۱) کامل (۲) گھیرے ہوئے (۳) بزرگی وفضل و شرافت والا (۴) محتاج (۵) رسی (۶) محکم ٹھوس (۷) چھپے ہوئے

كانها الحوض تبيض الوجوه به
من العصاة وقد جاءوه كالحمم
و كالصراط و كالميزان معدلة
فالقسط من غيرها فى الناس لم يقم
لا تعجبن لحسود راح ينكرها
تجاهلا وهو عين الحاذق الفهم
قد تنكر العين ضوء الشمس من رمد
وينكر الفم طعم الماء من سقم
يا خير من يمم العافون ساحته
سعيا وفوق متون الاينق الرسم
ومن هوالاية الكبرى لمعتبر
ومن هو النعمة العظمى لمغتنم
سريت من حرم ليلا الى حرم
كما سرى البدر فى داج من الظلم
وبت ترقى الى ان نلت منزلة
من قاب قوسين لم تدرك ولم ترم
و قدمتك جميع الانبياء بها
والرسل تقديم مخدوم على خدم
و انت تخترق السبع الطباق بهم
فى موكب كنت فيه صاحب العلم
حتى اذا لم تدع شاؤا لمستبق
من الدنو ولامرقى لمستنم
خفضت كل مقام بالاضافة اذ
نوديت بالرفع مثل المفرد العلم

آب کوثر کی طرح چہروں کو نورانی کریں
گو معاصی سے ہوا ہو چہرہ عاصی جمیل (۱)
اس جہاں میں وہ صراط حق ہیں اور میزان عدل
کیا یہاں ممکن ہے عدل و حق نہ ہوں گر یہ فصیل (۲)
فہم اور ادراک کے ہوتے بھی گر حاسد کوئی
ہو اگر قرآن کا منکر سمجھ لو ہے جہیل (۳)
کرتی ہے انکار نور شمس کا بیمار آنکھ
بدمزہ پانی کو اکثر جیسے کہتا ہے علیل
اے وہ بہتر ہیں ترے دربار کے سائل تمام
پا پیادہ اور سوار آتے ہیں ہر سو سے ثقیل (۴)
اے کہ تیری ذات ہے انعام رب ذوالجلال
اہل عقل و فہم کے نزدیک آیات نزیل (۵)
رات کی تاریکیوں میں مثل سیر ماہ تاب
سیر کی کعبہ سے اقصیٰ تک معیّ جبرئیل
اتصال و قرب کی وہ منزلیں طے کر گئے
جس جگہ فہم و تخیل بھی نہ کر پائے زویل (۶)
پیشوائی کی سبھی نبیوں رسولوں کی وہاں
جیسے ہوں خدام پیچھے آگے سردار قلیل
طے کئے ہفت آسماں اس شان سے معراج میں
آپ قائد تھے ملائک اور رسل مثل رمیل (۷)
قرب کی منزل نہ چھوڑی نہ بلندی کا مقام
آپ کی سبقت سے پیچھے رہ گئے سارے رعیل (۸)
ہر مقام اوج و رفعت پست سے پست ہو گیا
سامنے اس قرب حق کے خم جبین جبرئیل

---

(۱) بدصورت (۲) فیصلہ کرنیوالی (۳) جاہل (۴) مسافر (۵) مبارک نشانیاں (۶) حرکت (۷) پچھلے ساتھی (۸) آگے رہنے والے

كيما تفوز بوصل اى مستتر
عن العيون و سر اى مكتتم
فحزت كل فخار غير مشترك
و جزت كل مقام غير مزدحم
و جل مقدار ماوليت من رتب
وعز ادراك ما اوليت من نعم
بشرى لنا معشر الاسلام ان لنا
من العناية ركنا غير منهدم
لما دعى الله داعينا لطاعته
باكرم الرسل كنا اكرم الامم
راعت قلوب العدى انباء بعثته
كنباة اجفلت غفلا من الغنم
ما زال يلقاهم فى كل معترك
حتى حكوا بالقنا لحما على وضم
ودوا الفرار فكادوا يغبطون به
اشلاء شالت مع العقبان والرخم
تمضى الليالى ولا يدرون عدتها
مالم تكن من ليالى الاشهر الحرم
كانما الدين ضيف حل ساحتهم
بكل قرم الى لحم العدى قرم
يجر بحر خميس فوق سابحة
ترمى بموج من الابطال ملتطم
من كل منتدب لله محتسب
يسطو بمستاصل للكفر مصطلم

تاکہ اسرار صفات و ذات حاصل ہو سکیں
جان لیں خود سرگیں آنکھیں حدیث رازمیل (۱)
بے مزاحم کل مقام فضل حاصل کر لئے
ذات احمد ہو گئی جملہ مفاخر میں جلیل
مرتبے جو آپ نے پائے عظیم الشان ہیں
نعمتیں جو دی گئیں ہیں دور از حد کیل (۲)
اے مسلمانوں کی جمعیت مبارک ہو تمہیں
مل گیا ہے اک سہارا دونوں عالم میں نعیل
حضرت حق نے کہا ہے آپ کو اکرم رسل
امتوں میں ہو گئے ہم سب سے اشرف اور اثیل (۳)
آپ کی بعثت سے دل یوں دشمنوں کے ڈر گئے
جیسے غافل بھیڑ شور و غل سے ہو جائے میل (۴)
دشمنان دیں کی حالت جنگ کے میدان میں
جیسے ٹکڑے گوشت کو کر دے قصائی کی نصیل (۵)
رشک کرتے بھاگتے تھے ان پرندوں پر کہ جو
اڑ رہے تھے آسمانوں میں لئے پنجوں میں غیل (۶)
بیت جاتیں مدتیں گو' بھول جاتے تھے مگر
گنتے رہتے وہ مہینے جنگ نہ تھی جن میں جلیل (۷)
دین ان کے گھر آیا ایسے مہماں کی طرح
دشمنوں کے لحم ودم سے جس کو ہو رغبت جزیل (۸)
تیز رو گھوڑوں کا لشکر مثل سیل بے پناہ
ہر خس و خاشاک کو جیسے بہا لے جائے میل (۹)
اجر کی امید میں ہر داعی حق بے گماں
چاہتا تھا کفر و باطل ہوں زمانے میں ذلیل

(۱) انتہائے قرب کی لذت (۲) پیائش (۳) اعلیٰ برتر (۴) خوفزدہ (۵) کلہاڑی (۶) گوشت کے ٹکڑے (۷) جائز (۸) بہت زیادہ (۹) پانی کا بہاؤ

حتی غدت ملة الاسلام وهی بهم
من بعد غربتها موصولة الرحم

ان کی محنت سے ملیں امت کو ایسی راحتیں
بے کسی کے بعد مفلس کو ملے جیسے معیل (۱)

مکفولة ابدا منهم بخیر اب
وخیر بعل فلم تیتم ولم تئم

باپ کے ہوتے یتیمی کا بھلا کیا ہو خطر
بیوگی کا خوف کیا جبکہ ہو حاصل قبیل (۲)

هم الجبال فسل عنهم مصادمهم
ماذا رای منهم فی کل مصطدم

کوہ کے مانند ہیں ثابت قدم میدان میں
ان کی شان عزم و ہمت کے مقابل ہیں حویل (۳)

وسل حنینا وسل بدرا وسل احدا
فصول حتف لهم ادهی من الوضم

پوچھ لے بدر وحنین واحد سے حالت ذرا
موت کی یلغار سے دشمن ہوئے کیسے ذلیل

المصدری البیض حمرا بعد ما وردت
من العدی من کل مسود من اللمم

خون سے رنگین ہو جاتی تھیں تلواریں تمام
ہاں چمکتی تھی سفیدی جبکہ ہوں نزد نصیل (۴)

والکاتبین بسمر الخط ما ترکت
اقلامهم حرف جسم غیر منعجم

ان کے نیزوں نے قلم کی طرح لکھ ڈالی شکست
دشمنوں کے جسم چھلنی کر گئی تیغ اصیل

شاکی السلاح لهم سیما تمیزهم
والورد یمتاز باالسیما من السلم

تھے مسلح گو مگر رخ پر نمایاں تھے نشان
تھے صحابہ برگ و گل کی طرح دشمن مثل غیل (۵)

تهدی الیک ریاح النصر نشرهم
فتحسب الزهر فی الاکمام کل کمی

ہر مجاہد غنچہ و گل کی طرح معلوم ہو
فتح و نصرت سے معطر ہو کے جب آئے شمیل (۶)

کانهم فی ظهور الخیل نبت ربا
من شدة الحزم لا من شدة الحزم

گھڑ سوار ایسے نہ دنیا میں ہوا ان کا جواب
کوہساروں پر اگا ہو جیسے شمشاد طویل

طارت قلوب العدی من باسهم فرقا
فما تفرق بین البهم والبهم

خوف سے دل دشمنوں کے ہو گئے یوں بد حواس
سور ماؤں اور بھیڑوں سے تھے وہ یکساں میل

ومن تکن برسول الله نصرته
ان تلقه الاسد فی آجامها تجم

جس کو ہو جائے مدد حاصل رسول اللہ کی
شیر بھی جنگل میں گر دیکھے تو ہو جائے ذلیل (۷)

ولن تری من ولی غیر منتصر
به ولا من عدو غیر منقصم

کیسے ہو محروم نصرت آپ کا ہمدم کبھی
آپ کا دشمن ہمیشہ ہو گا محتاج و ذلیل

---

(۱) عیالدار کنبہ (۲) شوہر (۳) گواہ (۴) سر کا بالائی حصہ (۵) خادار جھاڑی (۶) باد شمال (۷) غلام

احل امته فی حرز ملته
کاللیث حل مع الاشبال فی اجم
کم جدلت کلمات الله من جدل
فیه وکم خصم البرهان من خصم
کفاک بالعلم فی الامی معجزة
فی الجاهلیة والتادیب فی الیتم
خدمته بمدیح استقیل به
ذنوب عمر مضی فی الشعر والخدم
اذ قلدانی ما تخشی عواقبه
کاننی بهما هدی من النعم
اطعت غی الصبا فی الحالتین وما
حصلت الا علی الاثام والندم
فیا خسارہ نفس فی تجارتها
لم تشتر الدین بالدنیا ولم تسم
ومن یبع آجلا منه بعاجله
یبن له الغبن فی بیع وفی سلم
ان آت ذنبا فما عهدی بمنتقض
من النبی ولا حبلی بمنصرم
فان لی ذمة منه بتسمیتی
محمدا وهو اوفی الخلق بالذمم
ان لم تکن فی معادی آخذا بیدی
فضلا والا فقل یازلة القدم
حاشاه ان یحرم الراجی مکارمه
او یرجع الجار منه غیر محترم

دین کے قلعے میں امت کو کیا محفوظ یوں
شیر ہو جنگل میں جیسے اپنے بچوں کا کفیل
بارہا دشمن کو رسوا کر دیا قرآن نے
بار ہا دشمن پہ غالب ہو گئی حق کی دلیل
ایک امی کامل علم اک یتیم اور باادب
اس سے بڑھ کر معجزہ کیا ہو نہ سمجھے گر بخیل
مدح شاہ دو جہاں کرتا ہوں بہر معذرت
تاکہ ہو پچھلے گناہوں کی معافی کی سبیل
طوق ہے گردن میں اور انجام سے ہوں بے خبر
جیسے قربانی کے چوپائے کی جنگل میں کلیل (۱)
اس شغل میں کچھ نہ پایا جز ندامت اور گناہ
عمر گذری گمرہی اور جہل کا رہتے دبیل
دین و عقبیٰ کا نفع دنیا کے بدلے کھو دیا
اس تجارت میں خسارہ میں رہا نفس خسیل
جس نے دین و آخرت کھو کر کمایا مال و زر
اس تجارت میں منافع کا نہیں پاتا بجیل (۲)
گو میں عاصی ہوں مگر توڑا نہ پیماں آپ سے
ہاتھ سے چھوڑی نہ حبل دین و ایمان و رسیل
ہوں میں ہم نام محمد ہے شفاعت حق مرا
آپ سا احقاق حق میں کون لاثانی بدیل (۳)
حشر میں بھی گر نہ پائی دستگیری آپ کی
ہو گی پھر میرے لئے کیا رستگاری کی سبیل
آپ کے فضل وعنایت سے ہے محرومی محال
نام لیوا آپ کا ہو آخرت میں کیوں ذلیل

(۱) اچھل کود، قافیہ کی ضرورت وجہ سے معروف پڑھا جائے (۲) حصہ (۳) سخی فیاض

ومنذ الزمت افکاری مدائحه
وجدته لخلاصی خیر ملتزم
ولن یفوت الغنی منه یدا تربت
ان الحیا ینبت الازهار فی الاکم
ولم ارد زهرة الدنیا التی اقتطفت
یدا زهیر بما اثنی علی هرم
یا اکرم الخلق مالی من الوذ به
سواک عند حلول الحادث العمم
ولن یضیق رسول الله جاهک بی
اذ الکریم تحلی باسم منتقم
فان من جودک الدنیا و ضرتها
ومن علومک علم اللوح والقلم
یا نفس لا تقنطی من زلة عظمت
ان الکبائر فی الغفران کاللمم
لعل رحمة ربی حین یقسمها
تاتی علی حسب العصیان فی القسم
یا رب فاجعل رجائی غیر منعکس
لدیک واجعل حسابی غیر منخرم
والطف بعبدک فی الدارین ان له
صبرا متی تدعه الاهوال ینهزم
وائذن لسحب صلوة منک دائمة
علی النبی بمنهل ومنسجم
والال والصحب ثم التابعین لهم
اهل التقی والنقی والحلم والکرم

جب سے لازم کر لی خود پر مدح ذات مصطفیٰ
پا گئی مجھ کو نجات اخروی کی اک سبیل
آپ کے در سے گدا خالی نہ لوٹا ہے کبھی
ابررحمت دشت و صحرا پر برابر ہے ظلیل (۱)
مال دنیا کی نہیں مجھ کو طلب مثل زہیر
جس نے کی مدح ہرم تا زندگی بھر وزیل (۲)
اے وہ بہتر کون ہے میرے لئے جائے پناہ
آپ کے در کے سوا کس در پہ جائے گا عویل (۳)
کم نہ ہو گا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری
منتقم کی جب صفت میں جلوہ گر ہو گا جلیل
یہ جہاں اور اس کی نعمت آپ کا فیض وجود
علم میں ہے آپ کے لوح و قلم کی ہر دلیل
ہو نہ ہرگز نا امید اے نفس امارہ کبھی
بخشش و رحمت کے آگے سارے عصیاں ہیں قلیل
کیا تعجب ہے کہ جب ہو رحمت حق منقسم
میرے عصیاں کو بہا لے جائے سیل سلسبیل
اے خدا رحمت سے ہے امید وابستہ مری
ہو نہ ہرگز حشر میں شرمندہ یہ عبد ذلیل
اے خدا دونوں جہاں میں رحم اس عاصی پہ کر
مشکلوں پر صبر ہے اس کے لئے کار ثقیل
دے اجازت بادلوں کو تا ابد کرتے رہیں
احمد مختار پر انوار و رحمت کی ہطیل (۴)
آپ اطہر اور صحابہ تابعین اہل کرم
اور ان سب پر جو اہل حلم و تقوی و نبیل

(۱) سایہ فگن (۲) چاندی کے ٹکڑے (۳) مدد کا طالب (۴) بارش

ثم الرضا عن ابی بکر و عن عمر
و عن عثمان و عن علی ذوی الکرم
ما رنحت عذبات البان ریح صبا
واطرب العیس حادی العیس بالنغم
فاغفر لنا شرها واغفر لقاریئها
سالتک الخیر یا ذا الجود والکرم

اے خدا راضی ہو ابوبکر و عمر عثمان سے
اور علی سے بھی کہ ہیں اصحاب یہ سارے اصیل
تاحدی خواں اونٹ کو نغموں سے گرماتا رہے
ڈالیوں کو بان کی جب تک ہلاتی ہے شمیل
مغفرت قاری مصنف اور مترجم کی بھی ہو
خیر کا طالب ہوں تجھ سے انت لی نعم الوکیل